بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجیہہ بخاری نے یہ ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

سہ پہر رابیل سلطانہ کے ساتھ قریبی دربار آگئی تھی۔ جہاں سیڑھیاں چڑھتی وہ راہداری میں آئی تھی۔ کئی مرد و عورت دربار کے باہر سے خریدی گئی شال لپیٹے ادھر ادھر چکر لگاتے پھر رہے تھے۔ وہیں کہیں کچھ کچھ ملنگ لوگ وجد کی کیفیت طرح قوالی پر سر دھننے میں مصروف تھے جنہیں ارد گرد کا کوئی ہوش نہ تھا۔ کچھ مزار پر چادریں چڑھا رہے تھے تو کچھ دھاگے تعویز خرید رہے تھے۔ ہر طرف اگربتیوں کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ وہ بھی سیاہ چادر سے چہرہ لپیٹے وہیں سیڑھیوں پر جا بیٹھی۔ اندر جانے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی ویسے بھی وہ مانگنے کی خاطر تو نہیں آئی تھی اور اب مانگتی بھی کیا؟ زندگی سے اب کچھ نہیں چاہیے تھا سوائے ایک لمبی نیند کے.. وہ خاموشی سے سر جھکائے قوالی کی تیز آواز پر کان جمائے بیٹھی تھی۔

"ایسے کیوں بیٹھی ہو باجی؟ اندر آؤ کچھ مانگو اپنے لئے یہاں بہت دعائیں قبول ہوتی ہیں۔۔"
وہیں کہیں سے کوئی بڑھیا اسکے پاس آ بیٹھی تھی۔

"اچھا؟ مرنے والے واپس لوٹ آتے ہیں؟" وہ اسکی طرف چمکتی نگاہوں سے دیکھتے گویا ہوئی تھی وہ بڑھیا حیران رہ گئی تھی۔

"حیران کیوں ہوتی ہو اماں۔ جھلی ہے یہ بلکل ہی شوہر کے مرنے کے بعد بلکل ہی دیوانی سی ہو گئی ہے۔۔" سلطانہ نے بات سمبھالی تھی۔

"جو چلا گیا اسکو کیا رونا جو ہے اس پر شکر کر خدا کا"۔ وہ عورت اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔

"کچھ بھی نہیں ہے پاس میرے۔خالی ہاتھ ہوں۔"وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

بڑھیانے گہری سانس بھری تھی

"خداکچھ لیتاہے تو بہتر سے نواز تاہے۔تیرے پاس وہ ہے جو لاکھوں میں ایک ہے اسے مت ٹھکراا پنالے ورنہ پھر خالی ہاتھ رہ جائے گی"۔وہ کہتی وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ رابیل اسکے الفاظوں پر غور کرتی رہ گئی تھی۔

چل باجی اندر چلتے لیں کچھ مانگ ہی لے سلطانہ اسکو لئے زبردستی اندر کی طرف بڑھ گئی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ بیڈ پر بیٹھی حمزہ کی پسندیدہ شاعری کی کتاب پڑھنے میں منہمک تھی جب ملازمہ سرخ تازہ گلابوں کا بکے لے کر اوپر آئی تھی۔

"بی بی جی یہ آپکے لئے آیا ہے۔"ملازمہ نے بکے اسکی طرف بڑھاتے کہا تھا۔

"کس نے بھیجا ہے؟"وہ حیران سی اسکے ہاتھ سے بکے لیتے گویا ہوئی۔

"پتانہیں بی بی کوئی لڑکا تھا کہتا چھوٹی بی بی کو دے دو میں نے پوچھا کس نے بھیجا ہے تو جواب دیئے بغیر چلا گیا۔"ملازمہ نے کاندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤمیں دیکھتی ہوں۔"وہ بکے کے اوپر لگے کارڈ پر نظر دوڑاتے بولی۔

اور تازہ تازہ گلاب کے پھولوں پر ناک رکھ کر خوشبو سونگھی تھی۔گلاب کی تازہ تازہ خوشبو نے اسکا موڈ کافی حد تک خوشگوار کر دیا تھا۔

ملازمہ کے جانے کے بعد اس نے کارڈ کھولا تھا۔

"ویلکم بیک مس رابیل شاہ" ساتھ ہی چھوٹا سا دل بنا تھا۔

"یہ کون ہو سکتا ہے؟" وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

یکلخت اسکے ذہن میں جھماکہ ہوا تھا۔

"میر زائر" وہی ہو سکتا ہے۔ اس نے نفرت سے سوچا تھا۔ پھر بکے کو نفرت سے زمین پر پھینکا تھا۔

"اونہہ گھٹیا انسان.." وہ نفرت سے سوچتی دوبارہ سے کتاب پڑھنے میں مصروف ہو گئی تھی جبکہ گلاب کے بکے اپنی بے حرمتی پر ماتم کناں تھے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میر زائر۔۔؟" آج کتنے دنوں بعد نرمین اس سے ملنے آئی تھی۔ اور آج وہ اسے خلاف معمول گارڈن میں ہی ٹہلتا ہوا مل گیا تھا۔

"کیسے ہو میر زائر۔۔؟" وہ خوشگوار موڈ میں اسکے ساتھ ہی ٹہلنے لگی تھی۔

میر زائر نے خراب موڈ سے اسکی طرف دیکھا تھا۔"

"تمھیں اس سے مطلب؟" وہ قدرے سخت لہجے میں گویا ہوا تھا۔

"کیوں مطلب نہیں ہو گا؟ میر زائر ایسے نہ کہا کرو کبھی میرے جذبات کی بھی پرواہ کر لیا کرو. کسی کا دل دکھا کر کیسے خوش رہ سکتے ہو تم؟" نرمین اسکے الفاظوں پر سخت آرزدہ ہوئی تھی وہ

کتنی ہی شاطر دماغ سہی مگر دل تو رکھتی تھی نا اور اس وقت حقیقتاً میر زائر کے الفاظ اسکے دل پر کسی خنجر کی مانند گھونپے گئے تھے۔

"کیا تم نے میری ماں اور بہن کے جذبات کی پرواہ کی؟ تمھاری خاطر تمھارا بھائی میری بہن کو طلاق دے رہا تھا۔ بھول گئی ہو؟ تم بھول سکتی ہو میں نہیں۔ منگنی تو تم نے زبردستی مجھ سے کر لی ہے مگر یاد رکھنا خوشی تمھیں کبھی مجھ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔" وہ دوٹوک بولا تھا۔

وہ نم آنکھوں سے اسکا تنا ہوا سرخ چہرہ دیکھ رہی تھی۔"

"کسی اور کو پسند کرتے ہو؟" وہ نہیں جانتی تھی کس طرح اس نے یہ الفاظ کانپتے ہوئے ادا کئے تھے۔

"ہاں۔" وہ بے خوفی سے بولا تھا۔

وہ لڑکھڑائی تھی پھر پاس پڑی کرسی کا سہارا لیا تھا۔"

"مجھے چھوڑ دو گے اسکی خاطر؟" وہ کسی خدشے کے تحت بولی تھی۔

"اسکی خاطر تو میں جان سے بھی جا سکتا ہوں پھر تمھاری میری نظر میں اہمیت ہی کیا ہے؟" وہ ہتک آمیز لہجے میں گویا ہوا تھا۔

"کیا میں تمھاری لئے زرا سی اہمیت نہیں رکھتی میر زائر؟ کیا ان چار سالوں میں میرے نام کی انگوٹھی نے کبھی تمھارا دل نہیں دھڑکایا؟ کبھی تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہو سکتی؟" وہ عجیب سے انداز میں بولی تھی۔

"افسوس.. یہ انگوٹھی میرے لئے کسی ہتھکڑی سے کم نہیں نرمین.. میں نے ہر پل خود کو قیدی محسوس کیا ہے.."وہ گہری سانس بھر کر بولا تھا۔

نرمین نے گالوں پر پھسلتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔

"دیکھ لو دل توڑ رہے ہو میرا.. خدا کے ہاں دل توڑنے کی معافی نہیں ہے۔"وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔

میر زائر کا دل کانپا تھا اس نے اس دھان پان سی لڑکی کو دیکھا تھا۔ جو روتے ہوئے بھی ہنس رہی تھی.. کیا ہے یہ عشق؟ جس کو ہو جائے پھر روگ لگا کر ہی چھوڑتا ہے..

وہ مزید کچھ بولے بنا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ خانم جو باہر آرہیں تھیں میر زائر کو اسکے پاس سے جاتے دیکھ کر اس کے پاس چلیں آئیں۔

وہ شروع سے ہی نرم دل واقع ہوئی تھیں۔ نرمین نے بے شک کئی جھوٹے الزامات ان پر لگائے تھے مگر اسکے بعد بھی وہ اسکے ساتھ جب ملیں تھیں مخلصانہ ملیں تھیں۔

"یہاں کیوں بیٹھی ہو نرمین؟"سردی ہے اندر چلو ٹھنڈ لگ جائے گی۔"

وہ محبت سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولیں تھیں۔"

وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔ اسکے گالوں پر آنسوؤں کے نشانات دیکھ کر خانم پریشان ہو گئیں تھیں۔

"تم رو رہی تھیں نرمین؟"وہ پریشان سی بولیں۔

"خالہ کیا کروں.. آپکے لاڈلے نے باتیں ہی ایسی کی ہیں.."وہ سر جھٹک کر بولی تھی۔

"بیٹا میری بات کو بلکل بھی غلط معنوں میں مت لینا مگر سچ کہوں تو دل کے رشتے زبردستی نہیں بنائے جاتے یہ تو خود بخود بن جاتے ہیں.. میں یہ نہیں کہوں گی کہ تم اسے چھوڑ دو یا منگنی توڑ دو اسکا یہی حل ہے.. نہیں.. بلکہ اتنا کہوں گی اسے کچھ وقت دو کہ وہ اس رشتے کو قبول کر سکے۔۔!" وہ بہت نرمی سے اسکو سمجھا رہی تھیں۔"

نرمین نے آنسو صاف کئے۔

"چار سال خالہ، چار سال کسی بھی رشتے کو قبول کرنے کے لئے بہت ہوتے ہیں۔"

وہ سنجیدگی سے بولی تھی پھر کھڑی ہو گئی تھی۔

"اچھا خالہ چلتی ہوں۔۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔" مسکرا کر ان سے کہتے وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔

"تم اسکے پیچھے جاؤ.." خانم نے ملازمہ کو اسکے پیچھے جانے کا کہا تھا اور کرسی پر براجمان ہو گئیں تھیں۔"

"میری کچھ طبیعت خراب لگ رہی ہے پتا نہیں کیوں اس بازو میں اتنا درد ہو رہا ہے۔" خانم ملازمہ سے بولیں تھیں۔

"میں شاہ صاحب کو بلواتی ہوں بیگم صاحبہ۔" ملازمہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اوپر گئی تھی.. خانم نے اسکو منع کرنا چاہا تھا مگر طبیعت واقعی بہت خراب ہوتی جا رہی تھی۔ میر زائر جو سونے کے لے ابھی ابھی لیٹا تھا ملازمہ کے بتانے پر بھاگا ہوا نیچے آیا تھا۔

"ماں کیا ہوا؟" وہ پریشانی سے بولا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھیں۔"

New Era Magazine

"اوہ شٹ.. جہاں سے شہر جانے میں بھی وقت لگے گا کہاں لے جاؤں؟" وہ بری طرح پریشان ہو گیا تھا.. تبھی اسے یاد آیا تھا رابیل.. رابیل بھی تو ڈاکٹر ہے۔ وہ تیزی سے باہر نکلا تھا۔

جیپ تیز سپیڈ سے چلاتا وہ حویلی پہنچا تھا۔ اور ملازمہ کو رابیل کو بلانے کا کہا تھا۔ کچھ دیر بعد شال لپیٹے رابیل آئی تھی۔ میر زائر کو دیکھ کر وہ پلٹنا چاہتی تھی مگر میر زائر کی پریشان آواز سن کر پلٹی تھی۔

"رابیل مجھے تمھاری مدد کی ضرورت ہے اس وقت تم ہی میری مدد کر سکتی ہو۔" وہ پریشانی سے بولا تھا۔

"کیسی مدد میر زائر؟" اسے سخت تشویش ہوئی تھی۔

"میری ماں کی طبیعت ٹھیک نہیں پتا نہیں کیا ہوا ہے تم میرے ساتھ چلو.." وہ اترے ہوئے منہ سے بولا تھا اور جیپ میں بیٹھ گیا تھا۔

رابیل بھی اندر بیٹھ گئی تھی۔ جیپ ہواؤں میں اڑاتے وہ پہنچا تھا جہاں ملازمہ خانم کی ہتھیلیاں مل رہی تھیں۔

"ہوش میں نہیں آئیں؟" میر زائر پریشانی سے بولا تھا۔"

"نہیں صاحب.. آپکے پاس آپریٹس ہے؟" رابیل انکی نبض پر ہاتھ رکھتے بولی تھی۔ میر زائر نے سر ہلایا تھا اور ملازمہ کو سر کے اشارے سے لانے کا کہا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ بلڈ پریشر آپریٹس لائی تھی۔رابیل نے انکا بی پی چیک کیا تھا جو بہت ہائی تھا۔

اس نے فوراز بان کے نیچے دوائی رکھی تھی۔اور خانم کے ہاتھوں کو مسلنے لگی تھی۔

کافی دیر بعد انکو ہوش آیا تھا۔تب میر زائر کی جان میں جان آئی تھی۔

"ماں..کتنا پریشان کر دیا تھا آپ نے مجھے؟دوائی نہیں لی آج؟"وہ پریشانی سے انکا ہاتھ پکڑ کر بولا تھا۔

"بیٹے لی تو تھی پھر پتا نہیں کیسے اتنا بڑھ گیا؟"وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتیں نقاہت سے بولیں تھیں۔"

"آنٹی ایسا کریں آپ اندر آجائیں..سردی بھی بہت ہے۔"رابیل کافی دیر سے خاموش تھی اب سنجیدگی سے بولی تھی۔

انہوں نے سر ہلا دیا تھا۔میر انکو لئے اندر کی طرف بڑھ گیا وہ بھی انکے پیچھے چلی آئی۔

اور کچھ دوائیاں لکھ کر دیں تھیں۔

"میر زائر یہ وقت پر دیتے رہیے گا جتنا بی پی انکا ہائی ہوتا ہے ایسے میں ایک دن کا ناغہ بھی اچھا نہیں ہے۔"وہ اسکو سمجھا رہی تھی۔وہیں بیڈ پر لیٹیں خانم ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

"اچھا آنٹی میں چلتی ہوں..آپ اپنا بہت سارا خیال رکھئے گا۔"وہ مسکرا کر انکے پاس آئی تھی

۔خانم نے اسکا ماتھا چوما تھا۔

"مجھے تو پتا ہی نہیں تم ڈاکٹر ہو.. بھئی اب تو میری بار بار شہر جانے والی پریشانی تو دور ہوئی۔ یہ لڑکا ہر ہفتے کمپلیٹ چیک اپ کے لئے مجھے شہر لے جاتا تھا اب تم آ گئی ہو تو میری پریشانی دور ہو گئی ہے۔" وہ مسکرا کر بولیں تھیں۔

رابیل مسکرا دی..

"جب چاہیں آپ مجھے بلوا سکتی ہیں.." وہ مسکرا کر بولی تھی."

خانم نے سر ہلا دیا۔ اور ملازمہ کو اشارے سے اسکے لئے تحفہ لانے کا کہا تھا۔

وہ جلدی سے لے آئی تھی اور خانم کو دیا تھا۔ نکڑ پر کھڑا امیر زائر مسکرا رہا تھا۔ رابیل کے چہرے پر سادہ بے ریاں سی مسکراہٹ نے اسکو مزید دلکشی بخشی تھی جیسے چاند زمین پر اتر آیا ہو۔ وہ مسکرا دیا۔

"ارے آنٹی اسکی کیا ضرورت تھی؟" رابیل شرمندگی سے بولی تھی۔

"تھی ضرورت اسکی۔ ہمارے ہاں ڈاکٹر کی خاص طور پر دعوت ہوتی ہے تحفے تحائف دیتے ہیں تمھیں تو دیا ہی نہیں ابھی.. بس تمھاری دعوت ہے پرسو یہاں پر اور تم آ رہی ہو۔" وہ مسکرا کر اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے محبت سے کہہ رہی تھیں۔

تھوڑی سی ہچکچاہٹ کے بعد وہ مان گئی تھی۔"

"جاؤ۔ زائر اسے چھوڑ کر آؤ.." انہوں نے میر زائر کو مسلسل مسکراتے دیکھ کر کہا تھا۔

اس نے فوراً سر ہلایا تھا۔

"اسکی ضرورت نہیں یہ پاس ہی ہے حویلی میں چلی جاؤں گی۔"رابیل نے شال مزید اپنے گرد لپیٹتے کہا تھا۔"

"ایسے کیسے بچے... لڑکی ذات ہو میں کبھی تمھیں یوں اکیلے جانے نہ دوں۔"خانم نے فورا انکار کیا تھا۔

وہ مجبوراًمان گئی تھی اور اسکے ساتھ باہر نکل آئی تھی۔

جیپ میں بیٹھ کر وہ سر موڑے باہر کے منظر کو دیکھنے میں مصروف تھی۔

"تم ڈاکٹر بن کر اور زیادہ پیاری ہو گئی ہو۔"میر زائر ہنسی دباتے شوخ لہجے میں بولا تھا۔

رابیل نے گھور کر میر زائر کو دیکھا تھا۔

"مجھ سے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں آپکو میر زائر.."وہ سخت لہجے میں بولی تھی۔

"میں فری تو نہیں ہو رہا میں تو بس تعریف کر رہا ہوں۔"وہ ہنس کر بولا تھا۔رابیل نے رخ پھیر لیا تھا۔"

"پرسو آپکی دعوت ہے..میں لینے آؤں یا خود آ جائیں گی آپ؟"وہ ہنسی دباتے بولا تھا۔

اس نے گہری سانس بھری۔

"میرے ہاتھ پاؤں بھی سلامت ہیں میں خود آ جا سکتی ہوں آپ اپنی خدمات کسی اور کو پیش کریں۔"وہ تڑخ کر بولی تھی۔

وہ ہنسا تھا اور ہنستا چلا گیا تھا جبکہ رابیل دل ہی دل میں جل بھن رہی تھی۔

حویلی آتے ہی رابیل تیر کی طرح جیپ سے باہر نکلی تھی اور اندر بڑھ گئی تھی.. میر زائر مسکرا دیا تھا اور جیپ واپس موڑلی تھی۔

دیکھتا ہوں اب کون تمھیں میرا ہونے سے روک سکتا ہے۔اس نے مسکرا کر سوچا تھا."

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کو کھانے کی میز پر تایا جان نے اسکی جاب کی بات چھیڑ دی تھی۔ فوزیہ خاموشی سے کھانا کھارہیں تھیں۔وہ دیکھ رہی تھی کہ پچھلے کچھ دنوں سے فوزیہ کمزور ہو گئی ہیں۔ مگر وہ ان سے یہ بات کہہ نہیں پارہی تھی۔"خاموشی سے پلیٹ پر سر جھکائے وہ محض کانٹا ہی ادھر ادھر کر رہی تھی جب تایا جان کی آواز پر جھکا سر اٹھایا۔

جی تایا جان؟ وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔"

بیٹا آپکو یہاں آئے قریباً ایک ہفتہ ہونے کو ہے اب میرے خیال سے آپکو سنجیدگی سے اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا ہو گا۔ تایا جان سنجیدگی سے بولے تھے۔"وہ سٹپٹائی تھی جبکہ فوزیہ نے جھٹکے سے جھکا سر اٹھایا تھا۔"

کیا مطلب مستقبل؟ کوئی مستقبل نہیں اگر یہ حمزہ سے محبت کرتی تھی تو ثابت بھی کرے یوں خالی خولی محبت کہہ دینے سے محبت نہیں ہو جاتی۔ فوزیہ اسکی طرف کینہ توز نگاہوں سے گھورتیں گویا ہوئیں تھیں۔ جبکہ اسکا دل اداس ہو گیا تھا۔"

فوزیہ خاموش.. تایا جان کے سختی سے ہاتھ کھڑا کر کے انہیں روکا تھا۔

یہ جاہلوں کی طرح دوسروں کی بات میں ٹانگ اڑانا ضروری ہے آپکا؟ حمزہ کی بیوی تھی وہ اب نہیں ہے۔ اور یہ حمزہ کی ہی خواہش تھی کہ رابیل اسکے جانے کے بعد اپنا گھر بسائے۔ اور دوسری بات رابیل یہاں پاس ہی کلینک ہے کافی عرصے سے بند ہے آپ وہاں چلی جایا کریں وادی والوں کا بھلا ہی ہو جائے گا۔ جس سامان کی ضرورت ہو آپ سلطانہ کو بتادیں وہ مجھے بتا دے گی میں شہر سے منگوا کر کلینک میں سیٹ کروادوں گا اسکے علاوہ میں نے کلینک میں رنگ وروغن اور صفائی وغیرہ بھی کروادی ہے کل سے آپ چلی جائیں۔" تایا جان نے تفصیلی بات کی تھی۔"

وہ توٹھیک ہے تایا جان.. مگر تائی جان ٹھیک کہہ رہیں ہیں۔ اب یہی گھر میرا گھر ہے مجھے کسی کے بارے میں نہیں سوچنا.. رابیل نے سر جھکا کر کہا تھا۔"

رابیل یہ توجھلی ہے کچھ بھی کہہ دیتی ہے.. اسکی باتوں کو سیریس مت لو.. بیٹے میں جانتا ہوں تمھارے آگے پہاڑ جیسی زندگی ہے ایسے نہیں گزرنی اس زندگی کو گزارنے کے لئے کسی کے ساتھ کی ضرورت ہوتی ہے میرے بچے.. وہ بہت پیار سے اسکو سمجھا رہے تھے۔"

تایا جان آپ اور تائی جان میرے ساتھ ہیں یہ میرے لئے بہت ہے.. وہ محبت سے گویا ہوئی تھی۔"

بیٹے ہماری زندگی کا کیا پتا.. یہ تو تمھاری محبت ہے مگر میرے بچے تم میری اولاد کی طرح ہو بلکہ اب تم ہی میری بیٹی ہو تمھارے مستقبل ہے بارے میں سوچنا میرا فرض ہے..وہ سنجیدگی سے بولے تھے۔"

وہ خاموش ہو گئی تھی۔ فوزیہ چمچ پلیٹ میں پٹختیں تن فن کرتیں ڈائننگ ہال سے نکل گئی تھیں ۔۔ پیچھے وہ گہری آہ بھر کر رہ گئی تھی۔"

تایا جان..مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔ تبھی اسے خانم کی دعوت یاد آئی تھی۔

جی بیٹے کرے..وہ چاولوں کا چمچ منہ میں رکھتے ہمہ تن گوش تھے۔"

تایا جان..مجھے فاطمہ خانم نے دعوت دی ہے پرسو..انکا کہنا ہے کہ وہ ہر آنے والی ڈاکٹر کو دعوت پر بلاتیں ہیں ایسے میں مجھے بھی بلایا ہے کیا میں جاؤں؟وہ جھجھکتے ہوئے بولی تھی وہ جانتی تھی کہ یوسف رضا کو انکی حویلی سے کوئی خاص لگاؤ نا تھا۔"

جی بات تو سہی کی ہے انہوں نے.. آپ جائیں ایسے ہی آپکا دل بھی لگ جائے گا مجھے کوئی اعتراض نہیں..وہ مسکرا کر بولے تھے۔رابیل نے سکھ کا سانس بھرا تھا۔اور کھانے میں مشغول ہوگئی تھی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بہت اچھی بچی ہے.. دیکھا تھا کتنے مہذب طریقے سے بات کر رہی تھی لگ ہی نہیں رہا تھا کہ کوئی فارنر ہے.. "فاطمہ خانم رابیل کے جانے کے بعد سے اسکی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہیں تھیں جبکہ میر زائر ہنسی دباتا انکی باتیں سن رہا تھا۔"

یہ تو کیوں ماں کی باتوں پر ہنس رہا ہے؟ میں کوئی مذاق کر رہی ہوں؟ وہ فورا برامان گئیں تھیں

۔

ارے میری ماں.. ایسی بات نہیں ہے.. میں بس یہ دیکھ رہا ہوں کہ ایک ہی دن میں اس کے آپکو اپنا اسیر کر لیا ہے کوئی جادو گرنی لگتی ہے جو ایک ہی دن میں اپنا جادو چلا دے۔ وہ مسکرا کر بولا تھا۔

چل ہٹ بد تمیزی.. وہ ہنسیں تھیں.. "

اسکے لئے شہر سے اچھا سا تحفہ خرید کر لا.. پرسو آرہی ہے.. کاش میں اسے اپنی بہو بنا سکتی.. وہ افسوس سے بولیں تھیں۔

تو بنا لیں؟ وہ شانے اچکا کر بولا تھا۔"

واقعی؟ وہ حیرت سے بولیں تھیں۔

وہ ہنسا تھا.. مذاق کر رہا ہوں ماں.. وہ مسکرا کر بولا تھا۔"

اچھا ہوا.. ورنہ باتیں سنی تھیں تو نے مجھ سے.. دیکھ نرمین سے تیرا رشتہ طے ہو چکا ہے اب اسکے معاملے میں سنجیدہ ہو کر سوچ.. ادھر فرزانہ بھی جلد از جلد شادی کا کہہ رہی ہے میں

مزید اسے انکار نہیں کر سکتی..کہے گی آپا چاہتی ہی نہیں ہیں۔خانم تکیہ کمر کے پیچھے درست کرتے بولیں تھیں۔"

نرمین کے نام پر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔ماں آپ جانتی تھیں نا میں نرمین کو پسند نہیں کرتا پھر بھی آپ نے مجھے قربانی کا بکرا بنا دیا..وہ انکی گود میں سر رکھتے گویا ہوا تھا۔"

حق ہا..کیا کروں زائر..لڑکیوں کی ماں باپ بڑے بے بس ہوتے ہیں۔۔ادھر بات ہاجرہ کی طلاق تک آگئی تھی چلو بے اولاد ہوتی تو بھی ٹھیک تھا مگر ایک بچے کی ماں کو طلاق ہو جانا معاشرے میں بہت برا سمجھا جاتا ہے..بس اسی خاطر میں نے ہاں کر دی فرزانہ کو..وہ گہری سانس بھر کر بولیں۔"

اماں اگر وہ اس طرح کر سکتے ہیں تو پھر ہم کیوں نہیں۔انہیں یہ بات کہہ دیجئے گا کہ شادی کے بعد نرمین کا انکی حویلی سے کوئی تعلق نہیں رہے گا میں بلکل اسکا وہاں جانا برداشت نہیں کروں گا..وہ انگلی اٹھائے تنبیہی انداز میں بولا تھا."

میر زائر مجھے مجبور مت کرو میرے بچے..وہ بھی تمھاری محبت میں مجبور ہے ورنہ بہت اچھی لڑکی ہے..ماں باپ کی لاڈلی ہے کیسے رہ پائے گی ان سے ملے بغیر؟ خانم تو گویا تڑپ اٹھی تھیں۔"

ماں تو پھر میرے بغیر جینا سیکھ لے..وہ سختی سے کہتا تن فن کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔جتنا ذلیل نرمین نے اسے کیا تھا وہ اسکو اس سے زیادہ کرنے کا سوچ چکا تھا۔اور شادی کے

بعد ماں باپ کے گھر جانے پر پابندی پر جس طرح وہ بن جل کے مچھلی کی طرح تڑپے گی وہ اسے فرحت پہنچانے کو کافی تھا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رابیل ایک دن کے وقفے کے بعد کلینک جارہی تھی۔وہ صبح صبح ہی تیار ہو کر نیچے آگئی تھی۔ کیمل رنگ کی سادی کیپری اور شرٹ میں یلو دوپٹہ کندھوں پر ڈالے بالوں کو کھولے وہ لائٹ سے میک اپ میں بے حد حسین لگ رہی تھی۔"اپنا اوورآل اور بیگ لئے وہ نیچے آئی تھی۔"
السلام علیکم..خوشگوار موڈ میں کرسی گھسیٹتے وہ بیٹھی تھی۔اور جوس کا گلاس بھرا تھا۔"
وعلیکم السلام..اچھا کیا تم جانے کو تیار ہو..میں چھوڑ دوں یا ڈرائیور چھوڑ دے؟ تایا جان مسکرا کر بولے تھے۔"
ڈرائیور چھوڑ دے گا تایا جان آپ کہاں تکلیف کرتے پھرے گے..وہ محبت سے بولی تھی اور جوس کا سپ بھرا تھا۔"
وہ ہنسے تھے..کیسی تکلیف بیٹیوں کے کام آنا تکلیف تو نہیں البتہ خوشی ضرور دیتا ہے..وہ محبت سے گویا ہوئے تھے۔"
وہ مسکرا دی..اور جوس پی کر کھڑی ہو گئی۔"اچھا تایا جان میں چلتی ہوں..وہ ان سے مل کر باہر چلی آئی جہاں ڈرائیور گاڑی میں بیٹھا اونگھ رہا تھا۔"دین محمد؟ مجھے زرا کلینک تک چھوڑ

دو..اس نے بوڑھے ڈرائیور کو آواز دی تھی جو اسکی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھا تھا اور فوراً سر ہلایا تھا

"۔

گیٹ پر کھڑے باوردی گارڈ نے دروازہ کھول دیا تھا وہ پیچھے جا بیٹھی تھی۔"

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

پہلا دن اسکا کافی بوریت والا گزرا تھا۔سارا دن وہ یونہی بیٹھی رہی تھی مریض نا آنے کے برابر تھے۔فارکس میں تو ایسا تھا کہ ہر پل کوئی نا کوئی مریض آتا رہتا۔وہ سوچ رہی تھی شہر جاب لگوا لے ویسے بھی کونسا کوئی مشکل کام ہے یہ۔یہ چھوٹا سا کلینک تھا۔جہاں تین چار ڈاکٹر اور تھیں۔

دو تین نرسیں لیکن کلینک کافی اسٹیبلشڈ تھی۔"

وہ کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی جب باہر سے نرس نے آکر اسے میر زائر کے آنے کی اطلاع دی تھی۔وہ اچھی خاصی چونک گئی تھی..!

میر زائر کیوں؟وہ سوچ میں ڈوبی تھی جبکہ دوسری ڈاکٹر زاب کافی دلچسپی سے اسکو دیکھ رہی تھیں۔"

اچھا میں آرہی ہوں۔وہ شال کندھے پر رکھتی باہر نکل آئی۔"

السلام علیکم..براون کرتا شلوار میں سکن چادر کندھوں پر ڈالے وہ کافی دلکش لگ رہا تھا۔

وعلیکم السلام..کیسے آنا ہوا؟وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔"

آپ بھول گئیں مگر مجھے یاد تھا آج آپکی دعوت ہے۔وہ مسکرا کر بولا تھا اور اسکے لئے دروازہ کھولا تھا۔"

مجھے یاد ہے..میں شام کو خود آجاؤں گی آپ تکلیف نہ کریں..وہ سنجیدگی سے بولی تھی اور واپس مڑنے لگی تھی۔"

بھلا آپکے کام آنے سے مجھے کیوں تکلیف ہوگی رابیل؟ بلکہ مجھے تو خوشی ہوگی۔وہ اسکی کلائی اپنے ہاتھوں میں تھام کر بولا تھا."

زائر میرا ہاتھ چھوڑیں..کیا بدتمیزی ہے یہ؟وہ سختی سے غرائی تھی۔

اوہ..ایم سوری..وہ شرمندگی سے بولا تھا۔

جتنا میں تمھیں گرا ہوا انسان سمجھتی تھی میر زائر تم اس سے بڑھ کر ہو..وہ سختی سے غراتی واپس کلینک میں چلی گئی تھی جبکہ زائر کا چہرہ اتر گیا تھا۔"

وہ ہمیشہ ہی ایسے اسکی تذلیل کیا کرتی تھی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کو وہ مجبوراً ڈرائیور کے ساتھ حویلی آگئی تھی۔خانم تو اسے دیکھ کر بہت خوش ہو گئی تھیں۔"

ہاجرہ اور نرمین بھی آئی ہوئی تھیں۔"

ہاجرہ کو تو تم جانتی ہی ہو نا رابیل بیٹا یہ نرمین ہے میری بھانجی اور ساتھ ہی میری ہونے والی بہو..انہوں نے نرمین سے اسکا تعارف کروایا تھا۔"

رابیل نے مسکرا کر اسکو دیکھا تھا جو واقعی سرخ و سفید رنگت کی پرکشش شخصیت کی حامل تھی

"۔

زرمین نے نرم سی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی تھی۔"

اندر آجاؤ بیٹے.. خانم اسکو جدید آرائشوں سے آراستہ ڈرائینگ روم میں لے آئی تھیں۔ جدھر انکے پورے خاندان کی تصویریں لگی تھیں۔""ڈرائنگ روم بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔

ہاجرہ تم ملازماؤں سے کہو رابیل کے لئے کھانے کا انتظام کرو.. انہوں نے ہاجرہ سے کہا تھا اور اسکی طرف متوجہ ہوئیں تھیں۔

میں تو ڈرائیور کو بھیج رہی تھی مگر تم خود ہی آگئیں.. میں نے زائر سے بھی کہا تھا مگر وہ زرا مصروف تھا تو انکار کر دیا۔ وہ مسکرا کر بولیں تھیں۔

کوئی بات نہیں۔ میں نے حویلی سے ڈرائیور بلوالیا تھا۔ اس نے مسکرا کر کہا تھا۔ تبھی میر زائر ڈرائینگ روم کے دروازے کے پاس سے گزر رہا تھا جب خانم نے اسے روکا تھا۔"

زائر ادھر آؤ.. وہ سنجیدگی سے بولی تھیں۔

جی ماں؟ وہ اسکو نظر انداز کئے بولا تھا۔"

میں نے تمھیں کل کسی کام کا کہا تھا کر آئے ہو؟ وہ سنجیدگی سے بولی تھیں۔

جی ماں.. میرے کمرے میں ہیں۔ جب جانے لگیں یہ تو بتا دیجئے گا۔

وہ سنجیدگی سے کہتا واپس پلٹ گیا جبکہ رابیل اسکی پشت تکتی رہ گئی تھی۔"

خانم نے اسے پوری حویلی کی سیر کروائی تھی۔حویلی کئی ہزار گز پر مشتمل سرسبز وشاداب تھی۔سنگ مرمر سے بنی حویلی کا سرسبز گارڈن جس کے وسط میں سوئمنگ پول تھا۔

جب کہ ایک قطار سے لگے صنوبر و چیڑ کے درختوں نے ہر طرف شادابی بکھیری ہوئی تھی۔

گلاب و کئی قسم کے پھولوں پر جمی ہلکی ہلکی اوس جبکہ ہلکی گیلی گیلی گھاس پر ننگے قدموں وہ زمین کے ساتھ ٹہلتی باتوں میں مصروف تھی۔جبکہ کھڑکی سے جھانکتا میر زائر اداسی سے اسکا کھلا ہوا چہرہ دیکھ رہا تھا۔"

کتنی پتھر دل ہو تم رابیل..پانچ سالوں سے تمھارے پاس اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا ہوں اتنا تو خدا اپنے بندوں کو انتظار نہیں کرواتا جتنا تمھاری محبت میں میں نے کیا ہے۔ہمیشہ اپنے در سے تم نے مجھے سوائے ذلت وہتک کے کچھ نہیں دیا۔وہ اداسی سے سوچتا کھڑکی سے ہٹ گیا تھا جبکہ اسکی آنکھوں میں ٹھہری نمی رابیل کی نگاہوں سے ڈھکی نہ رہ سکی تھی۔"

شام کو خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔زائر کھانے کی میز پر نہیں آیا تھا۔رابیل نے کافی محسوس کیا تھا۔

اس نے کھانے کے بعد اجازت لی تھی۔خانم نے اسکی نہ نہ کے باوجود اسکو کئی تحفے تحائف دیئے تھے اور میر زائر کو اسے چھوڑنے کا کہا تھا"

وہ سب سے مل کر باہر آگئی تھی جہاں زائر اسکا انتظار کر رہا تھا۔"

اور فرنٹ سیٹ پر براجمان ہوگئی۔زائر نے اسے بلانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔سفر خاموشی سے کٹ رہا تھا۔"

New Era Magazine

ایم سوری..شاید دوپہر میں کچھ زیادہ بول گئی تھی۔وہ سر جھکائے گویا ہوئی تھی"

کیا آپکی سوری سے مجھے ہونے والی اذیت کا مداوا ہو سکتا ہے؟وہ گاڑی موڑتے سنجیدگی سے بولا تھا۔

شاید نہیں..میں شرمندہ ہوں..مگر مجھے اس وقت غصہ آگیا تھا۔وہ سر جھکائے گویا ہوئی تھی "۔

غصے میں بھی انسان کو الفاظوں کا چناؤ بہتر رکھنا چاہیئے..اس لئے تو کہتے ہیں غصہ حرام ہے..

آپکے الفاظ کسی کی اذیت کی وجہ بن سکتے ہیں..حویلی آگئی تھی..رابیل نیچے اتر آئی تھی اور اسکو دیکھا تھا.."پھر بنا کچھ بولے اندر پلٹ گئی تھی۔جو نہی وہ اندر گئی تھی زائر نے واپس جیپ موڑی تھی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ تم اتنی دیر سے کہاں سے آرہی ہو؟فوزیہ جو فون پر کسی سے بات کررہی تھیں اسے آتے دیکھ کر بولیں تھیں"

کلینک سے..وہ تھوڑی سی دیر ہوگئی تھی۔وہ سر جھکائے بولی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ ایک بار پھر فوزیہ میر زائر کے ساتھ اسکا سکینڈل بنادیں۔"

اتنی دیر سے آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے..شام کے سائے کے پھیلتے ہی آجایا کرو..اب کے وہ زرا نرمی سے بولی تھیں۔"

اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔"

وہ اسکو بغور دیکھتی چلی گئیں تھیں۔اس نے ملازمہ کو باہر ہی روک دیا تھا اب دوبارہ اشارے سے پیچھے آنے کا کہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح وہ جلدی کلینک کے لئے نکل آئی تھی۔آج اسکی سوچ سے بڑھ کر کلینک کے باہر رش لگا ہوا تھا۔"وہ اوورآل سمبھالتی اندر بڑھ گئی۔"

اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی..جہاں پہلے سے مریض اسکے منتظر تھے۔"وہ یہاں سے اکتا گئی تھی۔یہاں کام کرنا اسے سخت عجیب لگ رہا تھا..رات تایا جان سے بات نہیں ہو پائے تھی ورنہ وہ انہیں رات ہی کہہ دیتی..

فلحال وہ مریضوں کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔"

تین بج گئے تھے اسے مریض دیکھتے دیکھتے..تھکن سے اسکا برا حال تھا..باقی مریضوں کو کل آنے کا کہہ کر وہ واپسی کے لئے نکل آئی۔گہرے آسمان پر اس وقت سیاہ بادل چھا ہوئے تھے جبکہ کسی بھی وقت بارش کا امکان تھا..وہ تیز تیز قدم اٹھانے لگی..اسے پتا ہی نہ چل سکا کب میر زائر اسکے ساتھ ہمقدم ہوا تھا۔"

رابیل؟اس نے رابیل کو پکارا تھا۔وہ چونکی تھی..اور دائیں طرف دیکھا تھا۔

آپ؟وہ حیران ہوئی تھی۔

جی..وہ مسکرایا تھا.."

رابیل.. آج میں بہت امید سے آپکے پاس آیا ہوں.. خدارا مجھے واپس مت لوٹائیں..رابیل پلیز ہاں کریں..میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

وہ عین راستے میں کھڑا کہہ رہا تھا۔

دیکھیں زائر..میں بیوہ ہوں..مجھ سے شادی کر کے آپکو سوائے دنیا کے طعنوں کے کچھ نہیں ملنا..بہتر ہو گا آپ اپنی کزن سے ہی شادی کریں تو اچھا ہے..وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

رابیل..اسکی اور میری منگنی محض زبردستی ہے..اس میں میری پسند شامل نہیں ہے..میری محبت تو صرف آپ ہیں..اور مجھے دنیا کی کوئی پرواہ نہیں..وہ سچا تھا..اسکی آنکھیں اسکے لہجے کی گواہ تھیں۔"

"رابیل تم اپنی الگ دنیا بسالو"

"میری روح کا سکون صرف تمھارے پاس ہے رابی"

اسکے کانوں میں حمزہ کی آواز گونجی تھی۔"

"تیرے پاس وہ ہے جو لاکھوں میں ایک ہے اسے مت ٹھکرا اپنا لے ورنہ پھر خالی ہاتھ رہ جائے گی۔"

اس بڑھیا کی آواز اسکے کانوں میں گونجی تھی۔اسکے دل نے اقرار کرنے کا کہا تھا۔"

وہ کمزور پڑگئی تھی۔

میں تم سے محبت نہیں کرتی..وہ کمزور لہجے میں بولی تھی۔"

رابیل.. محبت ہو جائے گی ایک بار تم اقرار تو کرو؟وہ بے چین تھا۔"

"رابیل کیا تم اتنی جلدی حمزہ کو بھلا دو گی؟"اسکے دماغ نے کہا تھا۔"

نہیں۔"دل کی سرگوشی ابھری تھی۔"

اس نے چہرہ اٹھایا تھا۔رابیل صرف حمزہ کی ہے میر زائر..رابیل تمھاری نہیں ہو سکتی.."وہ سنجیدگی سے کہتی مڑگئی تھی۔جبکہ وہ ایک بار پھر نامراد لوٹ رہا تھا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نرمین..نرمین؟نرمین جو کسی کتاب کے مطالعے میں مشغول تھی..عرفان کی تیز آواز پر چونکی تھی۔کتاب سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا اور باہر آئی تھی۔جہاں ہال میں عرفان کھڑا اسکو پکار رہا تھا۔"

جی بھیا؟وہ اسکے پاس آکر بولی تھی۔"

یہ میر زائر کیا کرتا پھر رہا ہے؟وہ سختی سے بولی تھا."

کیا کر رہا ہے؟اس نے بھنویں اچکائی تھیں۔"

تمھیں کتنا بار کہا ہے میر زائر پر نظر رکھا کرو..یوسف رضا کی بھتیجی کے پاس کیا کرنے جاتا ہے وہ؟میری سمجھ سے باہر ہے..وہ سختی سے بول رہا تھا جبکہ نرمین پریشان ہو گئی تھی۔"

آپکو غلط فہمی ہوئی ہوگی بھیا.. وہ بھلا رابیل کے پاس کیوں جائے گا؟اس نے انکار میں سر ہلایا تھا۔

ایک بندے کو ہو سکتی ہے دو کو مگر تین کو تو نہیں؟ جب میں نے دیکھ لیا تو بات ہی کیا رہ گئی؟ وہ تنک کر بولا تھا۔"

آپ نے کہاں دیکھا؟ وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی تھی.. "

یہیں حویلی آرہا تھا جب راستے میں دونوں کھڑے باتیں کررہے تھے۔"

وہ ملازمہ کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے بولا تھا۔

وہ بنا کچھ بولے حویلی سے باہر نکل آئی تھی۔ وہ سوچ چکی تھی آج صاف صاف زائر سے بات کرے گی.. "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میر زائر.. یہ سب کیا ہے؟ رابیل سے تمھارا کیا تعلق ہے؟ کیوں تم اسکے پاس جاتے ہو؟ نرمین میر زائر کے سامنے کھڑی استفسار کررہی تھی۔

یہ میرا معاملہ ہے تم اس میں اپنی ٹانگ نہ ہی اڑاؤ تو بہتر ہوگا.. وہ نخوت سے گویا ہوا تھا۔"

کیوں نہ آڑاؤں؟ تم مہرے منگیتر ہو میرے ہونے والے شوہر ہو.. تمھارے معاملات میرے معاملات ہیں.. وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

شوہر ہونے والا ہوں ہوا نہیں.. دوسرا یہ تعلق صرف مجبوری کی وجہ سے قائم ہے ورنہ مجھے تم سے کسی قسم کی جذباتی وابستگی بھی نہیں ہے.. وہ سرد مہری سے بولا تھا۔

زرا سی بھی جگہ نہیں تمھارے دل میں میرے لئے؟ نرمین ڈبڈبائی آنکھوں سے گویا ہوئی تھی

"۔

نہیں۔ وہ اسی لہجے میں بولا تھا۔"

تو ٹھیک ہے میر زائر.. تو پھر آج میں تمھیں ہر اس رشتے سے آزاد کرتی ہوں جو ہمارے درمیان ہے.. جو صرف مجبوری کی وجہ سے قائم ہے.. مجبوریوں کی وجہ سے قائم رشتے تو بہت کھوکھلے ہوتے ہیں کسی بھی وقت ٹوٹ جاتے ہیں اور میں ایسا رشتہ نہیں چاہتی.. میں تو ایک مضبوط رشتہ چاہتی تھی ہمارے بیچ جو شاید کبھی قائم. نہ ہوسکے.. وہ آنسوؤں سے روتی کہہ رہی تھی۔ انگوٹھی اس نے زمین پر پھینکی تھی اور بلکتی ہوئی نکل گئی تھی۔"

میر زائر پریشان ہو گیا تھا.. اب پتا نہیں ہاجرہ کے ساتھ خالہ اور عرفان کیسا سلوک کریں سوچ سوچ کر اسکو ٹینشن ہو رہی تھی.. مگر اگلے دن نرمین نے یہ ٹینشن بھی اسکی دور کر دی تھی۔"

اس نے ساری بات اپنے سر لے لی تھی.. کہ اس نے اپنی مرضی سے یہ رشتہ توڑا ہے..

یہ کوئی بات ہے فرزانہ؟ شادی بیاہ کوئی گڈا گڈی کا کھیل تو نہیں جو جب چاہا جوڑ لیا جب چاہا توڑ دیا؟ خانم ناراضگی سے بولیں تھیں۔"

بس آپا کیا کروں.. یہ لڑکی میری سنتی کہاں ہے.. دو دن سے پوچھ رہی ہوں بتا دے کیا بات ہے کیوں ایسا کر رہی ہے.. بس ایک ہی رٹ ہے کہ مجھے شادی نہیں کرنی اور بس.. میں نے

بھی اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا ہے..اب تم جہاں مرضی زائر کا رشتہ دیکھ کر شادی کر دو مجھے کوئی اعتراض نہیں.. فرزانہ کی بات پر خانم خاموش رہیں تھیں۔"

اور سوچ میں پڑ گئیں تھیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ

آؤزیست نبھائیں ہم از وجیہہ بخاری کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیو ایرا میگزین)